ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19

OPEN ACCESS
CC BY NC

عفت نورین

اسکالر، پی ایچ ڈی (اردو)، ایم وائی یونیورسٹی، جاپان روڈ، اسلام آباد۔

ڈاکٹر رابعہ مقدّس

ایڈجنکٹ پروفیسر، شعبہ اردو، ایم وائی یونیورسٹی، جاپان روڈ، اسلام آباد۔

ادبِ عالیہ اور مقبولِ عام ادب کے جدید ادبی رجحانات

Iffat Noreen*
Ph.D Scholar (Urdu), MY University, Japan Road, Islamabad.
Dr. Rabia Muqaddas
Adjunct Professor, Department of Urdu, MY University, Japan Road, Islamabad.
***Corresponding Author:** iffatnoreenffms@gmail.com

Contemporary Literary Trends in Elite Literature and Popular Literature

This study explores the modern literary trends emerging in both Elite Literature and Popular Literature in the contemporary literary landscape. Traditionally, Elite Literature has been associated with intellectual depth, artistic excellence, aesthetic sophistication, and critical engagement with social and philosophical issues. In contrast, Popular Literature has focused on mass readership, entertainment, accessibility, and the representation of everyday experiences. However, the distinction between these two literary domains has gradually become less rigid due to the influence of globalization, digital media, technological advancements, and changing reader preferences. The study examines how contemporary literary trends have transformed the thematic, stylistic, and structural dimensions of both forms of literature. Modern concerns such as identity, migration, gender issues, psychological conflicts, environmental consciousness, artificial intelligence, and intercultural interactions have become common subjects in both Elite and Popular Literature. The rise of

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19

social media, digital publishing, online reading platforms, and multimedia storytelling has further expanded the reach and influence of literary production. As a result, many contemporary writers combine artistic quality with popular appeal, creating works that transcend traditional literary boundaries. Furthermore, the research highlights the growing interaction between literary elitism and popular culture, demonstrating that both forms of literature contribute significantly to the understanding of contemporary society and human experience. While Elite Literature continues to offer critical and aesthetic insights, Popular Literature plays a vital role in engaging wider audiences and reflecting social realities. The study concludes that modern literary trends have fostered a dynamic relationship between Elite Literature and Popular Literature, making contemporary literature more diverse, inclusive, and relevant to the needs of modern readers.

Key Words: *Elite Literature, Popular Literature, Modern Literary Trend, Contemporary Literature, Digital Media, Globalization, Cultural Studies, Reader Reception, Literary Transformation, Popular Culture.*

تعارف:

ادبِ عالیہ اور مقبول عام ادب، ادب کی دو اہم ترین جہات ہیں۔ ادب چونکہ انسانی زندگی، افکار اور معاشرتی تجربات و احساسات کا مرقع ہوتے ہیں چناں چہ دور جدید میں انہیں دو بڑی اقسام میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ گو کہ دونوں کا مقصد قارئین تک کسی نہ کسی پر نئی، فکری اور جذباتی تجربہ پہنچانا ہوتا ہے۔ تاہم اس کے باوجود دونوں اصناف کے موضوعات، فنی معیار اور قارئین کے حلقے میں نمایاں تفاوت دیکھنے میں آتا ہے۔ خاص طور پر موجودہ صدی میں تہذیبی، سماجی اور ثقافتی تبدیلیوں کے باعث ان دونوں اصناف میں بہت سے نئے ادبی رجحانات کا اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ادب کی روایت اور تنقید دونوں متاثر ہوئے ہیں۔
ذیل میں ہم ان دونوں اصناف کے جدید ادبی رجحانات کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

ادبِ عالیہ کے جدید ادبی رجحانات:

ادبِ عالیہ اعلیٰ فکری، جمالیاتی، فنی اور تہذیبی اقدار کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا مقصد محض انسان کو تفریح فراہم کرنا نہیں بلکہ یہ انسانی شعور، پختگی اور کردار کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19

پروفیسر آل احمد سرور اپنی مرتبہ کتاب "جدیدیت اور ادب" میں جدید ادب کے بارے میں کہتے ہیں:

"ادب میں جدیدیت کے واضح تصور کی ایک خاص اہمیت یہ ہے کہ پہلے جو کام مذہب یا فلسفہ بڑی حد تک انجام دیتا تھا، اب یہ دونوں اس کے بس کا نہیں رہا۔ ہاں ادب اس خلا کو پر کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو مذہب یا فلسفیانہ نظاموں کی گرفت کے ڈھیلے ہونے سے پیدا ہوا ہے۔ ادب اس خلا کو پر کر سکتا ہے یا نہیں، یہ ایک علیحدہ سوال ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے عقائد میں بڑے رخنے پیدا کیے ہیں اور جہاں اس نے بے پناہ علم، بے پناہ طاقت، بے پناہ تنظیم، خاصے بڑے پیمانے پر یکسانیت، نئے نئے ادارے، ایک عمومیت اور آفاقیت پیدا کی ہے، وہاں بہت سی نئی مشکلات، نئی الجھنیں، نئے خطرے اور نئے وسوسے بھی دیے ہیں۔"(۱)

مابعد جدیدیت اور ادبِ عالیہ:

ادبِ عالیہ میں سب سے بڑا اور اہم رجحان مابعد جدیدیت ہے جس میں قطعی سچائی، مرکزی پیمانوں اور روایتی بیان پر سوالات کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تحریر میں موجود طنز و مزاح، کثیر المعنویت اور ابہام گوئی کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ادبِ عالیہ جہاں فنی و جمالیاتی پہلوؤں کا اعادہ کرتا ہے وہیں پر مابعد جدیدیت ادبی و فکری مرکزیت کی نفی کرتے ہوئے تنوع اور کثیر المعنویت کو فروغ دینے کا باعث بنتا ہے۔

انفرادی شعور:

ادبِ عالیہ میں افراد کے ذاتی اور انفرادی شعور کے ساتھ جنس، نسل، زبان، قوم اور تہذیبی پس منظر کے مسائل کو واضح انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مصنفین افراد کے ذاتی، وجودی اور نفسیاتی مسائل کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں۔

ادبِ عالیہ اور میٹا فکشن:

اردو ادب کی یہ صنف اپنے اوپر سوال اٹھاتی ہے۔ مصنف خود کہانی میں موجود رہ کر قارئین کو اس بات کا احساس دلاتا رہتا ہے کہ یہ ایک ادبی تخلیق ہے تاکہ قارئین کی دلچسپی شروع سے انتہا تک برقرار

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

رہے۔ مثال کے طور پر عبد اللہ حسین کا ناول "غلام باغ"، انور سجاد کا "خوشیوں کا باغ "اور شمس الرحمٰن فاروقی کا "چاند گہن "اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

ادبِ عالیہ اور نسائی ادب:

خواتین سے متعلقہ ادب نسائی ادب کے زمرے میں آتا ہے جس میں عورتوں سے متعلقہ مسائل اور معاملات کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ مثلاً عورتوں کے حقوق، صنفی تفاوت، سماجی حیثیت اور استحصال وغیرہ ایسے موضوعات ہیں جو ادبِ عالیہ کا اہم حصہ شمار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نسائی تنقید نے بھی ادبی مطالعات کو نئی جہت اور فکری تنوع بخشا ہے۔

ادبِ عالیہ اور مابعد نو آبادیاتی رجحان:

مابعد نو آبادیاتی رجحان میں نو آبادیاتی اثرات، ثقافتی پہچان اور استعماری قوتوں کے جاری کردہ نام نہاد بیانیے کے خلاف مزاحمت ادبِ عالیہ کا اہم ترین موضوع ہے۔ بنیادی طور پر اس رجحان میں زیرِ تسلط اقوام کے حالتِ زار، مسائل اور تجربات کو ادبی انداز میں بیان کیا جاتا ہے تاکہ استعماری قوتوں کے زیرِ اثر ان کی ذہنی، فکری اور سماجی صورتِ حال کا بہتر انداز سے جائزہ لیا جا سکے۔

ادبِ عالیہ اور ماحولیاتی ادب:

موجودہ دور میں ماحول میں ہونے والی تیز رفتار تبدیلیوں کی وجہ سے ماحولیاتی ادب مرکزی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ مثلاً قدرتی وسائل کا بے دریغ استعمال، قدرتی ماحول میں دخل اندازی، انسان و فطرت کے درمیان توازن وغیرہ جدید ادبِ عالیہ کے اہم ترین موضوعات ہیں۔ جن پر بحث کر کے قارئین تک جدید اور اہم معلومات پہنچائی جاتی ہیں۔

حقانی القاسمی اردو شی رے "ادبِ عالیہ "میں کہتے ہیں:

> "اُردو ایک وحدتِ افراد کی زبان ہے جس میں تمام تہذیبی، ثقافتی، مذہبی تصورات و تخیلات اور دوسری زبانوں کی لفظیات، صرفیات اور نحویات کے لیے بہت گنجائش ہے۔ اس زبان نے تمام تفریقی تشخصات اور تقطیبی شناختوں کو مسترد کیا ہے اس لیے اسے کسی ایک مذہب یا قوم سے مختص نہیں کیا جا سکتا۔"(۲)

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

بین العلومی مطالعہ اور ادبِ عالیہ:

دورِ جدید میں علم کا دائرہ بے حد وسعت اختیار کر چکا ہے اور نئے نئے مضامین کا اضافہ ہو رہا ہے۔ مثلاً نفسیات، عمرانیات، فلسفہ، تاریخ، معاشیات اور سیاسیات سے استفادہ کرتے ہوئے مصنفین اپنے تخلیقی اور تنقیدی کام کو مزید معیاری، معتبر اور وسعت کا حامل بنا رہے ہیں جس سے ادبِ عالیہ میں ہمہ گیریت پیدا ہو رہی ہے۔

ادبِ عالیہ اور تخیل:

ادبِ عالیہ میں تخیل کے امتزاج نے اس کی رنگارنگی میں نمایاں اضافہ کیا ہے اور روزمرہ زندگی اور اس سے وابستہ واقعات میں جادوئی عناصر شامل کر کے اس کو دلچسپ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ مافوق الفطرت عناصر کی شمولیت سے قارئین کی دلچسپی میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ امر ادبِ عالیہ کو فروغ دینے کا باعث بنتا ہے۔ ان تخیلاتی تصانیف میں رجب علی بیگ کا "فسانۂ عجائب" ، قرۃ العین حیدر کا "آگ کا دریا "اور میر امن کی "باغ و بہار "شامل ہیں۔

ڈائسپورا ادب:

وطن سے دوری ایک ایسا دکھ اور کرب ہوتا ہے جس کا ادراک صرف دور بیٹھے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ ہجرت، پردیس، جدائی اور شناخت کا درد، ادبِ عالیہ کے خاص موضوعات ہیں جس میں وطن سے دور بسنے والے لوگوں کی قلبی و ذہنی کیفیت کو نفسیاتی گہرائیوں کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ اردو ناول "بستی "اور "دیوار کے پیچھے "اس کی اہم مثالیں ہیں۔

اعجاز باغ پتی ادب کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ادب زندگی کا آئینہ ہے لیکن صرف آئینہ ہی تو نہیں اسے بہتر بنانے کا ایک ذریعہ اور ایک طریقہ بھی تو ہے۔ ادب کا مقصد زندگی کی صرف عکاسی ہی تو نہیں۔ وہ زندگی کو آگے بڑھانے کا آلہ بھی تو ہے۔۔۔ ادیب کو معاشرے کی حالت بہتر بنانے کے لیے ادبی اور عملی طور پر زبردست حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ اس طرح ادب زندگی کے آئینہ کا کام بھی سرانجام دے گا اور اسے بہتر بنانے کے لیے آلہ کار کا بھی اور ہمارے عہد کا ادب، ادبی تخلیقات سے مالا مال ہو جائے گا۔"(۳)

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

مقبولِ عام ادب کے جدید ادبی رجحانات:

مقبولِ عام ادب، اردو ادب کی وہ صنف ہے جو وسیع عوامی حلقوں میں اپنا اثر پیدا کرتے ہوئے مقبولیت کے جھنڈے گاڑے۔ عمومی طور پر یہ ادب اپنے قارئین کے سماجی و تہذیبی مسائل، روزمرہ کی دلچسپیوں، جذبات، تجربات اور زندگی کے دوسرے تقاضوں کو موضوعِ بحث بناتا ہے۔ موجودہ دور میں سوشل میڈیا کی ترقی اور مصنوعی ذہانت کے معرضِ وجود میں آنے اور عالمی ثقافتی و تہذیبی اثرات کے باعث مقبولِ عام ادب کے اندر نئے زاویے اور رجحانات نے جنم لیا ہے جس کی وجہ سے اس کے موضوعات، اندازِ بیاں اور فنی جہات میں گوناگوں وسعت حاصل ہوئی ہے۔

ارتضیٰ کریم "اردو میں پاپولر لٹریچر: روایت اور اہمیت" میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> "پاپولر ادب کے نمائندہ قلم کاروں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے وقت گزاری کے ساتھ حقائق پر مبنی معلومات بھی بہم پہنچائی ہیں۔ چند رسالے جن میں "بیسویں صدی"، "خاتونِ مشرق"، "حکایت"، "سب رنگ" اور "طلسماتی دنیا" وغیرہ شامل ہیں۔ اِن رسالوں میں جن لوگوں کی تخلیقات شامل رہیں ان میں صادق حسین سردھنوی، الیاس سیتاپوری، ضیا نسیم بلگرامی، تسنیم بلگرامی، محی الدین نواب، عنایت اللہ، الشمس، ایم اے راحت، احمد یار خان، صابر حسین راجپوت، طاہر جاوید مغل، علیم الحق حقی، عبدالقیوم شاد، ساجد امجد اور ش صغیر ادیب شامل ہیں۔"(۴)

ذیل میں مقبولِ عام ادب کے جدید رجحانات کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

مقبولِ عام ادب اور نفسیاتی موضوعات:

انسانی نفسیات، دکھ درد، تنہائی، ہجرت، بحران، ذہنی کشمکش اور شناخت کے مسائل ایسے موضوعات ہیں جو مقبولِ عام ادب کا اہم جزو بن چکے ہیں اور قارئین کی بڑی تعداد ان سے مستفید ہو رہی ہے جس سے مقبولِ عام ادب لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے۔

مقبولِ عام ادب اور نسائی مباحث:

خواتین کے مسائل، حقوق، استحصال، خود مختاری اور سماجی کردار ایسے موضوعات ہیں جن پر مقبولِ عام ادب کھل کر بحث کرتا ہے اور ان موضوعات نے مقبولِ عام ادب میں نمایاں حیثیت حاصل کر لی

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19

ہے۔ ان موضوعات کی شمولیت سے قارئین کو عورتوں کی حالتِ زار اور نفسیاتی پیچیدگیوں کے بارے میں بہتر طور پر آگہی اور شعور حاصل ہوا ہے۔

مقبولِ عام ادب اور عوامی مسائل:

آج کل کے جدید دور کے مقبولِ عام ادب میں غربت، مفلسی، مہنگائی، عدم استحکام، عدم تحفظ اور سماجی ناانصافی جیسے مسائل کو واضح اور نمایاں انداز میں پیش کیا جاتا ہے جس سے مقبولِ عام ادب اور عوام ایک دوسرے کے قریب ہو گئے ہیں۔

راشد اشرف اپنی مرتبہ تصنیف میں بیان کرتے ہیں:

> "ابنِ صفی نے جاسوسی ادب کو بے شمار موضوعات اور کہانیاں دیں۔ ان کی تحریریں سلاست اور لطافت کا عمدہ نمونہ ہیں جو پاپولر ادب کا خاصہ ہے۔ ان کا قاری ہر طبقہ فکر کا نمائندہ ہوتا تھا۔ فلسفہ، تہذیب، مذہب، ایڈونچر، سیر وسیاحت اور طنزومزاح جیسے ضمنی موضوعات ان ناولوں کو مزید شہرت عطا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی تحریروں میں واقع نگاری، منظر نگاری، انشاپردازی، بے باکی، بے ریائی، شستگی، شگفتگی، برجستگی اور بے ساختگی جیسی فنی اور فکری خصوصیات بھی بدرجہ اُتم موجود ہیں۔ ان کی کہانیوں کا چونکا دینے والا آغاز اور پیرا کا قدم بہ قدم نئی مہمات سے آشنا ہونا داستانوی ادب کی یاد دلاتا ہے۔"(۵)

مقبولِ عام ادب اور سائنس فکشن:

مقبولِ عام ادب کی ایک اہم صنف ہے جو سائنسی تجربات و نظریات، خلائی سفر، مصنوعی ذہانت، وقت کی رفتار اور مستقبل کی دنیا کے مناظر کو تخیلاتی انداز میں پیش کرتی ہے۔ اس صنف سے تعلق رکھنے والے مصنف سائنسی حقائق اور امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی کہانیاں منظرِ عام پر لاتے ہیں جو بظاہر تو تخیل پر مبنی ہوتی ہیں لیکن ان کا تعلق براہِ راست سائنس اور ٹیکنالوجی سے ہوتا ہے۔ مثلاً اردو میں سائنس فکشن کی روایت از خودرشید اقبال اور اردو میں سائنسی ادب وغیرہ اس کی اہم مثالیں ہیں۔

مقبولِ عام ادب اور ڈیجیٹل نیٹ ورک:

آج کل کے جدید دور میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے مقبولِ عام ادب کے لیے نئے پلیٹ فارم فراہم کر کے اس ادب کی تخلیق، اشاعت اور ترقی کے نئے امکانات اور مواقع فراہم کر دیے ہیں۔ ان جدید ترین

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19
ماخذ تحقیقی مجلہ

پلیٹ فارمز میں بلاگز، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مصنوعی ذہانت قابلِ ذکر ہیں۔ اِس کی نمایاں مثالوں میں ڈیجیٹل میڈیا اور اردو زبان و ادب، اردو ڈیجیٹل کتب، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اردو اور اردو کمپیوٹنگ مسائل و امکانات وغیرہ شامل ہیں۔

مقبولِ عام ادب اور بین الثقافتی موضوعات:

مقبولِ عام ادب میں بین الثقافتی موضوعات ایسے مضامین اور خیالات ہوتے ہیں جن کی وساطت سے مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں سے متعلقہ افراد، ان کے عقائد و نظریات، رسم و رواج، چال چلن اور معاملات سے آگہی حاصل ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ ان میں موجود اشتراکات اور افتراقات کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ اس طرح ان کی آپس میں قربتیں اور رابطے بڑھتے ہیں اور فاصلوں میں کمی ہوتی ہے۔ مثلاً قرۃ العین حیدر کا "آگ کا دریا"، عبد اللہ حسین کا "اداس نسلیں" اور "بستی" وغیرہ شامل ہیں۔

عام فہم اور سادہ اسلوب:

جدید مقبولِ عام ادب اس لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی زبان بہت سادہ اور عام فہم ہے جس سے عام سطح کا قاری بھی کماحقہ فائدہ اٹھا کر ادبی حظ اٹھا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ادب کی یہ قسم قارئین کو بہت زیادہ پسند ہے۔ مثلاً امراؤ جان ادا، راجہ گدھ وغیرہ اس ادب کی اہم مثالیں ہیں۔

راشد انور راشد "پاپولر لٹریچر اور فنونِ لطیفہ" میں کہتے ہیں:

> "پاپولر ادب لکھنے والوں کو بعض تعصبات کی بنا پر سنجیدہ ادیبوں کے دائرے سے علیحدہ رکھا جاتا ہے اور یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ ان کی تخلیقات ویسی خصوصیات سے مزین نہیں ہوتیں جو کسی فن پارے کو ابدی شہرت سے ہمکنار کرتی ہیں۔ البتہ یہ ہے کہ پاپولر ادب میں فن کی نزاکتوں، آرائشوں اور تخلیقیت کی زیبائشوں کا زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا۔ ان میں لطف اندوزی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے لیکن ایسے ادب میں زندگی کے کسی مخصوص نقطۂ نظر کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ پاپولر ادب لکھنے والوں کی تحریریں اگر ایک طرف ہمیں لطف اندوزی کی متعدد کیفیتوں سے آشنا کرتی ہیں تو دوسری طرف حیرت و استعجاب کے ساتھ ہم زندگی کی مثبت قدروں کی ہم نوائی میں شریک ہو جاتے ہیں اور ہم زندگی کی تبدیل ہوتی ہوئی صداقتوں کے مابین اپنا محاسبہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ایسے ادیبوں کی تحریریں

ISSN(P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19

ہمیں زندگی کے بعض اچھوتے پہلوؤں سے روشناس کراتی ہیں اور زندگی کے محض ایک رخ کی نشاندہی کرنے کے بجائے ایک بڑے کینوس پر رنگ برنگی کیفیتوں کو نمایاں کرتی ہیں۔"(۶)

ادبِ عالیہ اور مقبولِ عام ادب کا باہمی ربط:

ادبِ عالیہ اور مقبولِ عام ادب عمومی طور پر دو مختلف اور الگ ادبی دھارے محسوس ہوتے ہیں لیکن حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو ان دونوں کے درمیان بہت گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ بہت سے ادیب اور مصنفین قارئین کے وسیع نیٹ ورک تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ یہ دونوں اصنافِ ادب کی ایسی صورتیں ہیں جو انسانی زندگیوں اور ان سے منسلک مسائل کو زیرِ بحث لاتی ہیں تاہم اندازِ بیاں، مقاصد اور قاری کے فہم میں فرق موجود ہوتا ہے۔

افتخار امام صدیقی پاپولر ادب کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"حقیقت تو یہ ہے کہ مقبولِ عام ناولوں نے زبان و ادب اور اس کی تہذیب کو جتنا سنوارا ادبی ناولوں نے کم ہی کیا ہوگا۔ ادبی ناولوں کے تمام قارئین اعشاریہ صفر صفر دو تین ہی ہوں گے جب کہ نام نہاد پاپولر ناول کے قارئین ۷۰ تا ۸۰ فیصد کے آس پاس ہوں گے۔ اگر ان میں جاسوسی ادب کو بھی شامل کر لیا جائے تو صد فیصد قاری کا شمار کرنا ہوگا۔"(۷)

الغرض دورِ حاضر میں ادبِ عالیہ اور مقبولِ عام ادب دونوں مسلسل ارتقائی عمل سے گزر رہے ہیں۔ جہاں ایک طرف ادبِ عالیہ فکری و فنی گہرائی، جمالیاتی انداز اور تنقیدی شعور کو فروغ دینے کا باعث بنتا ہے جس سے قاری اسے بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

جب کہ دوسری طرف مقبولِ عام ادب قارئین کے وسیع حلقے تک رسائی اور عصری موضوعات کی ترویج و اشاعت میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ جدید ادبی رجحانات نے ان دونوں اصناف کو نئی جہات سے روشناس کرایا ہے جس کے باعث ادب پہلے سے زیادہ وسیع، ہمہ گیر، متنوع اور جامع ہو گیا ہے۔

ISSN(**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 7, Issue 1, (Jan to Feb 2026)
https://doi.org/10.47205/makhz.2026(7-I)urdu-19

حوالہ جات

۱۔ آل احمد سرور، پروفیسر، مرتبہ جدیدیت اور ادب، نیشنل آرٹ پرنٹرس، الہ آباد، ۱۹۶۹ء، ص ۸۱

۲۔ حقانی القاسمی، ادبِ عالیہ (شمارہ نمبر ۲)، فائن پرنٹ پریس، اوکھلا، نئی دہلی، ۲۰۱۷ء، ص ۱۳

۳۔ اعجاز باغ پتی، بہار سے خزاں تک، مشمولہ: ماہنامہ ادبِ لطیف، لاہور، جلد ۳۳، شمارہ ۴، جنوری ۱۹۵۲ء، ص ۲۶

۴۔ ارتضیٰ کریم، اظہار عثمانی، مرتبہ : اردو میں پاپولر لٹریچر: روایت اور اہمیت، اردو اکادمی دہلی، ص ۱۳۶

۵۔ راشد اشرف، مرتبہ : کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا، بزم تخلیق ادب، کراچی، ص ۳۵۴

۶۔ راشد انور، راشد، پاپولر لٹریچر اور فنونِ لطیفہ، مشمولہ :اردو میں پاپولر لٹریچر روایت اور اہمیت، اردو اکادمی، دہلی، ص ۶۳

۷۔ افتخار امام صدیقی، اردو زبان کے فروغ میں پاپولر لٹریچر کا حصہ، بحوالہ :اردو میں پاپولر لٹریچر روایت اور اہمیت، اردو اکادمی، دہلی، ص ۱۲۶